بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

04-29: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:139-143)

سورۃالنساء کی مختصر تفسیر کا درس جاری ہے اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣٨ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩﴾ (النساء:138-139)

پچھلے درس میں ہم نے اس آیت کریمہ پر مختصر بات کی تھی:

﴿بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣٨﴾ (النساء:138)

(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! منافقوں کو بشارت یا خوشخبری دیں کہ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے)

اور یہ بیان کیا تھا کہ بشارت جو ہے ہمیشہ خیر میں ہوتی ہے، شر کی بشارت قید کے ساتھ ہوتی ہے جیسے یہاں پر اس آیت کریمہ میں عذاب اُلیم کی قید لگا دی گئی ہے "تو منافقین کو بشارت دیں عذاب اُلیم کی" (سبحان اللہ)۔

اور جو خیر کے لیے بشارت ہوتی ہے وہ بغیر کسی قید کے ہوتی ہے:

﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ...﴾ (الاحزاب:47) ﴿...وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٥٥﴾ (البقرۃ:155) ﴿...وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٧﴾ (الحج:37)

کوئی قید ہے؟ نہیں ہے مطلق ہے، کوئی قید نہیں ہے یعنی ہر قسم کی خوشخبری (بشارت) مومنین کے لیے ہے صبر کرنے والوں کے لیے ہے اور احسان کرنے والوں کے لیے ہے۔

لیکن جب منافقین کی بات آئی ہے تو لفظ بشارت کا ہے کیونکہ منافقین جو ہیں انہوں نے ایک عجیب سا گھناؤنا اپنے ساتھ یہ کام کیا ہے کہ کفر کو چھپا کر اسلام کو ظاہر کیا ہے تو اُن کی حقیقت کفر ہی کی ہے اور کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم میں عذاب اُلیم ہے اس لیے مسلمان کو مومن کو بشارت ملتی ہے: ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾: تو اگر یہ ایمان کا حق ادا کرتے مومنین میں سے ہوتے تو ان کو بشارت ہوتی اور بشارت مطلق ہوتی ہر خیر کی لیکن جب انہوں نے کفر کو چھپایا ہے اور اسلام کو ظاہر کیا ہے صرف دھوکے کے لیے تو لفظ بشارت کا ہے کہ اب تم بھگتو عذاب اُلیم کیونکہ تمہاری حقیقت یہی ہے کہ تم عذاب اُلیم کے مستحق ہو۔

پھر منافقین جو ہیں عمل کیا کیوں ہے ان لوگوں نے؟ جب ان کو پتہ ہے کہ ہم نے جھوٹا کلمہ پڑھا ہے وہ چاہتے یہ تھے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور صحابہ کو دھوکا دیں اور اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیں تو یہ عمل کیا کیوں ہے؟

اور منافقین کی چند بُری صفات کا ذکر ابھی ان آیات میں ملاحظہ فرمائیں، پھر اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ﴾(النساء:139)

(جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں)

منافق کی پہلی علامت کیا ہے؟ کفر کو باطن میں چھپانا اور اسلام کو ظاہر کرنا یہ علامت ہے یہاں سے شروع ہو رہی ہے بات۔

یہ بنیادی اصل صفت ہے منافقین کی کہ دل میں کفر ہے یاد رکھیں اور ظاہراً اسلام ہے۔یعنی ظاہراً نماز بھی ہو گی روزہ بھی ہو گا صدقات بھی ہوں گے اپنے اپنے طریقے سے لیکن ظاہراً اسلام کو ظاہر کرتے ہیں شو (Show) کرتے ہیں اور حقیقتاً کفر ہے یہ سب سے بڑی بات ہے اس لیے بشارت دی گئی عذاب الیم کی۔ اب وجہ کیا ہے بشارت عذاب الیم کی کیوں ہے؟

سب سے پہلے کیونکہ انہوں نے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کے ساتھ دوستی لگائی ہے: ﴿مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾۔

وجہ کیا ہے؟ ﴿اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩﴾: کیا وہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں عزت چاہتے ہیں بے شک ساری عزت اللہ تعالی ہی کے لیے ہے۔

منافقین نے دیکھا جب غلبہ ہوا اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنگ بدر میں، دیکھیں مکہ میں کوئی منافق نہیں تھا مکہ میں یا تو اسلام تھا یا کفر تھا یا مومنین تھے یا کافرین تھے بیچ کے لوگ نہیں تھے، مدینہ میں جب پہنچے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے بعد اور اللہ تعالی نے غلبہ دیا جنگ بدر میں۔

جنگ بدر سے پہلے کوئی جنگ نہیں تھی تو منافقین کی ابتداء ابھی نہیں ہوئی تھی سوچ رہے تھے چند لوگ تھے جو اکٹھے ہو رہے تھے دیکھ رہے تھے کہ کیا ہوتا ہے اور بڑی کوششیں کر رہے تھے سازشیں کر رہے تھے کہ لیڈر جو ہے یثرب کا (مدینہ کا) وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہو بلکہ بن سلول ہو۔عبد اللہ بن ابی بن سلول جو منافقین کا سردار ہے کیونکہ پہلے سے وہ ڈیمانڈ رکھتا تھا کہ وہ سردار بنے اور یثرب کا سرداری اُن کے پاس ہو لیکن سبحان اللہ جب اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے آئے تو جو لوگ تھے وہاں پر انصار میں سے اور کافی اثر و رسوخ تھا جو قبائل تھے اُوس و خزرج کے اُن میں اکثر جو ہیں جو بڑے اثر و رسوخ والے تھے انہوں نے اسلام قبول کر کے کلمہ پڑھ لیا تو وہ کافی طاقتور ہو گئے اور انہوں نے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگے کر لیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پہنچ گئے تو جو لیڈر شپ (Leadership) تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ گئی۔

اب قائد کون ہیں یثرب کے (مدینہ کے)؟ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تو یہاں سے ایک نفاق کی بغض و نفرت کی ان لوگوں کے دلوں میں چنگاری نکلی اور اُن کو راستہ نہیں مل رہا تھا کہ ہم کریں تو کیا کریں لیکن جب جنگ بدر میں اللہ تعالی نے کامیابی عطا کی اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُن چند صحابہ کو یہاں پر اُن کو یقین ہو گیا کہ اب ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے تو ایک کام کرتے ہیں کہ ہم ظاہراً کلمہ پڑھ لیتے ہیں اور اصل میں اپنے کفر کو باقی رکھتے ہیں، بغض و نفرت اپنی جگہ پر کفر اپنی جگہ پر شرک اپنی جگہ پر باقی رہے گا لیکن ہم ظاہراً یہ شو (Show) کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں:

1-ہمارا مال اور ہمارا خون اور ہماری عزت اور ہماری آبرو سب بچ جائے اُسے محفوظ کرنے کے لیے جھوٹا کلمہ پڑھ لیا۔

2-پھر کافروں کے ساتھ دوستی بھی باقی رہے وہ نہ چھوٹے۔

3-اور مومنوں کے ساتھ بھی ہم ظاہراً ایسے پیش آئیں گے جیسے ہمارے دوست ہیں اور ہم ان کے خیر خواہ ہیں اور دھوکا دینا شروع کر دیا تاکہ اُن کے ہاتھ سے جو اصل دنیا ہے یہ نہ جائے دنیا چاہتے ہیں نا؟!

اور دنیا میں اُن کی پوری عزت کس میں تھی؟اسی دنیا میں تھی! تو اُن کو یہ ڈر تھا کہ:

اگر ہم کلمہ پڑھ لیں سو فیصد مسلمان پکے ہو جائیں اور پھر مغلوب ہو جائیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعوذ باللہ) دنیا تو گئی! اور اگر ہم اپنے کفر پر رہتے ہیں باقی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب ہو گئے پھر بھی گئے! تو وہ کون سا بیچ کا راستہ ہے جس سے ہماری عزت باقی رہ سکتی ہے اور عزت دنیا میں ہے اور عزت کی حد جو ہے اُن کی سوچ وبچار میں صرف یہی ہے کہ جو ہمیں عزت دنیا میں ملتی ہے وہی ہے اور آخرت میں کچھ نہیں ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:﴿اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ﴾: کیا یہ کافروں کے ہاں عزت چاہتے ہیں؟

تو حقیقت میں:﴿فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩﴾:عزت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے عزت کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے یہ اچھی طرح یاد رکھیں، عزت لینے کے لیے ایک خاص راستہ مقرر ہے جو باعزت ہونا چاہتا ہے جو یہ شرف حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ عزت والا ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص کرم ہو تو اس کا ایک خاص راستہ ہے وہ ہے ایمان کا راستہ، وہ ہے توحید کا راستہ، وہ ہے سنت کا راستہ، وہ ہے منہج السلف کا راستہ، وہ ہے تقویٰ کا راستہ فرمانبرداری کا راستہ اس میں عزت ہے۔ اور جو اس راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ ڈھونڈتا ہے وہ ذلت کا راستہ ہے اگرچہ وہ اسے عزت کا راستہ سمجھ بیٹھے، یہ اُس کی بیوقوفی ہے یہ احمق انسان ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس بنائے ہوئے راستے کے علاوہ عزت کا کوئی اور راستہ مل سکتا ہے یا مخلوق میں سے کوئی اُسے عزت دلا سکتا ہے!

مخلوق تو خود حقیر فقیر مسکین ہے اُس کے ہاتھ میں کیا عزت ہے؟! اس لیے پھر آگے فرمائی مزید تفصیل:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ﴾ (النساء:140)

(اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اُتارا ہے تمہارے اوپر کتاب (یعنی قرآن مجید) میں)

یعنی یہ جو باتیں ہو رہی ہیں قرآن مجید میں ان سب کا ذکر موجود ہے ان کی علامات تمہیں پتہ چل گئی ہیں کہ منافقین کون ہیں۔ منافقین کو بھی پتہ ہے یہ قرآن وہ بھی پڑھتے تھے کہ اُن کا ذکر ہو رہا ہے اور کیا حشر ہونے والا ہے اُن کا اُن کو بھی اس کا پتہ ہے۔ یہ قرآن جو اب ہم پڑھ رہے ہیں اُس وقت تلاوت لوگوں نے کیا تھا کہ نہیں؟ وہ بھی پڑھتے تھے کہ نہیں؟ وہ ظاہر تو مسلمان ہی تھے نا! (سبحان اللہ)۔

﴿اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ﴾:

کیونکہ جو منافقین تھے نا اپنی مجالس میں وہ دین کا مذاق اُڑایا کرتے تھے، دل میں کفر جو تھا نا اپنی خاص مجالس میں مذاق اُڑاتے تھے؛

اللہ تعالیٰ کا مذاق اُڑاتے تھے! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اُڑاتے تھے! قرآن مجید کی آیات کا مذاق اُڑاتے تھے!

کیونکہ دل میں کفر ہے اور کافر کے سیاہ دل میں اس دل میں کوئی خیر کی آپ توقع کر سکتے ہیں؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا! جب دل میں خرابی ہے تو زبان پر بھی اُس کا اثر ہوگا کہ نہیں؟ ہوگا! زبان سے کوئی اچھے الفاظ نکلیں گے؟ نہیں!

کیا نکلے گا؟ بدزبانی، بدکلامی اور اسی طریقے سے مذاق اُڑانا اور استہزاء کرنا!

اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ﴾: قرآن مجید کی بہت ساری تعلیمات میں سے یہ بھی نازل کیا ہے ذرا غور سے سنو:

(۱)﴿اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ﴾: کہ جب اگر تم اللہ تعالیٰ کی آیات کو سنو۔

(۲)﴿يُكْفَرُ بِهَا﴾: کہ اُنہیں جھٹلایا جارہا ہے انکار کیا جارہا ہے۔

(۳)﴿وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا﴾: اور اُن کا مذاق اُڑایا جارہا ہو۔

(۴)﴿فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ﴾: تو اُن کے ساتھ مت بیٹھو بیٹھنا حرام ہے جائز نہیں ہے۔

جس مجلس میں دین کا مذاق ہو اُس میں بیٹھنا جائز نہیں ہے بات منافقین کی ہورہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے کہ بعض ایسی مجالس ہیں مسلمانوں کی جہاں دین کا مذاق اُڑایا جاتا ہے دین والوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے اور لوگ ہنستے ہیں لطیفے بنے ہوئے ہیں یہ لطیفے سننا حرام ہے اچھی طرح یاد رکھیں! لوگوں کو ہنساتے ہیں دین پر طعن کر کے یا دین کا مذاق اُڑا کر (نعوذ باللہ)، بعض لوگوں کو پتہ نہیں چلتا یہ بات کفر تک جاتی ہے اچھی طرف سمجھ لیں! دین کا مذاق اُڑانا، دین کے کسی حصے کا مذاق اُڑانا، حوروں کا مذاق اُڑانا، جنت میں سے کسی چیز کا مذاق اُڑانا، جہنم کے کسی حصے کا مذاق اُڑانا، دین کے کسی حصے کا مذاق اُڑانا، قرآن کی آیات کا مذاق اُڑانا، یہ سب کفر ہے یاد رکھیں!

﴿فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ﴾: کیونکہ یہ منافقین کی نشانی ہے مسلمان کہاں سے بیچ میں آگئے مسلمانوں نے کس طریقے سے یہ راستہ اپنا لیا ہے! بیٹھنے سے منع فرمایا بات کرنے سے نہیں یاد رکھیں، یعنی جو مسلمان جو مومنین ان منافقین کے ساتھ بیٹھتے تھے مجالس میں اور منافقین اللہ تعالیٰ کی آیات پر کفر کرتے تھے انکار کرتے تھے اور مذاق اُڑاتے تھے اُن کے ساتھ بیٹھنے سے منع کر دیا صحابہ کو کہ مت بیٹھیں:

﴿فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ﴾: اُن کے ساتھ مت بیٹھیں۔ اور یہ پیغام تا قیامت ہے کہ جن مجالس میں اللہ تعالیٰ کی آیات اللہ تعالیٰ کے دین کا مذاق اُڑایا جائے اور بُرائی کی جائے یا انکار کیا جائے مت بیٹھیں وہاں پر! زبان سے بات کرنے کی بات نہیں ہورہی فرق ہے دونوں میں؛ ایک خود زبان سے بات کرتے ہو اُس کا جرم اُس سے بھی زیادہ ہے، جو خاموش ہو کر بیٹھتا ہے اُس کی بات ہورہی ہے وہ بھی مجرم ہے!

﴿فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ﴾: کب تک؟

﴿حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ﴾: جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوں مصروف نہ ہو جائیں۔

دو راستے ہیں:

(۱)بیٹھنا ہے انکار کر سکتے ہو تو انکار کرو۔ نہی عن المنکر ہے نا فرض ہے کہ نہیں؟ منکر کی بات ہو رہی ہے نا تو دین کا مذاق اُڑانا اللہ تعالی کی آیات کا مذاق اُڑانا منکر ہے کہ نہیں؟ بُرائی ہے کہ نہیں؟ تو بُرائی کو روکنا فرض ہے کہ نہیں؟

(۲)اگر بُرائی کو روک سکتے ہو اس منکر کو روک سکتے ہو تو بیٹھو اور روکو نہیں روک سکتے ہو تو اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور چلے جاؤ۔ دو راستے ہیں بس کہ استطاعت ہے روکنے کی تو روکو، استطاعت نہیں ہے تو وہاں سے اُٹھ کر خاموشی سے چلے جاؤ بیٹھنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے کوئی عذر نہیں ہے اِلّا یہ کہ کوئی مجبور ہو کسی کو قید میں رکھا گیا ہو قیدی ہو۔ مجبور ہو تو الگ بات ہے لیکن اگر اپنا اختیار ہے تو اپنے اختیار سے بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

اگلا لفظ بہت خطرناک ہے: ﴿اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ﴾: یقیناً اُس صورت میں تم ان جیسے ہو گے۔

یہ منافقین ہیں کفر کو چھپاتے ہیں اسلام کو ظاہر کرتے ہیں دین کا مذاق اُڑا رہے ہیں اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں تم خاموشی سے سن رہے ہو اور بیٹھے ہوئے ہو اُن کے ساتھ نہیں جا رہے ہو اُٹھ کر اور تمہاری استطاعت نہیں ہے اس منکر کو روکنے کی اور بیٹھنے پر اصرار کر رہے ہو تو: ﴿اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ﴾: تو یقیناً تم لوگ بھی اُن جیسے ہو گے۔ سخت وعید ہے!

﴿اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡكٰفِرِيۡنَ فِىۡ جَهَنَّمَ جَمِيۡعَا ۝۱۴۰﴾: بے شک اللہ تعالی جمع کرنے والا ہے تمام منافقین کو اور کافرین کو جہنم میں۔ سب منافقین اور کافرین کا ٹھکانہ کیا ہے؟ جہنم ہے تم کیوں اُن کے ساتھ بیٹھے ہو؟!

پہلی بات تو بیٹھنا نہیں چاہیے اور اگر کوئی بیٹھ بھی گیا پتہ نہیں تھا کہ یہ مسلمان ہیں یا منافقین ہیں کوئی منہ پر تو نہیں لکھا ہوا تھا نا! بعض صحابہ جا کر بیٹھتے تھے اور جب ایسی باتیں وہ کرتے تھے تو فوراً کیا حکم دیا؟ اُٹھ کر چلے جاؤ۔

اور صحابہ اُٹھ کر چلے جاتے تھے نہیں بیٹھتے تھے کیونکہ سخت وعید ہے!

کوئی مسلمان کوئی مومن یہ گوارہ نہیں کر سکتا کہ اُس کے والدین کو کوئی بُرا بھلا کہے بیٹھے گا اُس مجلس میں؟! کوئی آپ کے والدین کو بُرا بھلا کہتا ہے بیٹھو گے آپ؟! کوئی نہیں بیٹھتا! تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رسائی کرے جن پر ہمارے والدین قربان ہیں! اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اُن کی ازواج مطہرات پر بدزبانی بدکلامی کرے یا قرآن مجید کی آیات کا انکار کرے یا نعوذ باللہ مذاق اُڑائے یہ سب چیزیں جو ہیں اس میں شامل ہیں۔

تو اگر کوئی ہمارے والدین کو بُرا بھلا کہے تو ہم اُس مجلس میں کبھی بیٹھیں گے نہیں اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے والدین قربان ہیں اس لیے صحابہ کیا کہتے تھے؟ ”بِأَبِي وَأُمِّي أَنتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ“ (ہمارے والدین آپ پر قربان ہوں اے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!)۔

تو کیسے ممکن ہے کہ جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا بھلا کہا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اُمہات المؤمنین کو بُرا بھلا کہا جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو بُرا بھلا کہا جائے قرآن مجید کی آیات کا مذاق اُڑایا جائے اور نعوذ باللہ اُن کی تکفیر اور انکار کیا جائے تو وہاں پر بیٹھا جائے؟! ایک ہی راستہ ہے کہ اگر استطاعت ہے تو انکار کرو روکو، نہیں کر سکتے تو اٹھ کر چلے جاؤ۔

منافقین اور کافرین ایک ساتھ جہنم میں! جہنم ایک ہے سب اُس جہنم میں ہیں اب درجات برابر نہیں ہیں آگے اس کا ذکر آئے گا بعض نسخوں میں لکھا ہے "ایک جگہ پر"؛ ایک جگہ پر نہیں ہو گا، جہنم ایک ہے وہاں پر تو ہیں لیکن منافق کی جگہ جہنم میں کافر کے جیسی نہیں ہے بلکہ کافر سے بھی بدتر ہے!

﴿فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء:145)

آگے آئے گا آگے کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے تاکہ جب ﴿جَمِيعًا﴾ کا ذکر ہے اس آیت میں کہ منافقین اور کافرین کو ایک جگہ یعنی جہنم میں (جگہ جہنم ہے) اب اُس کی تفصیل ﴿فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ جو ہے وہ منافقین کے لیے ہے وہ الگ ہے اور اُس کی وجہ بھی بتائی جائے گی کہ کیا وجہ ہے۔

ایک بات رہ گئی ہے کہ مذاق اُڑانا قرآن مجید کی آیات کا کافر جو ہیں یا منافقین جو ہیں وہ تو مذاق اُڑائیں گے نا اگر آپ جدال کرتے ہیں کسی کر سچن سے یا کسی ہندو سے قرآن مجید کی آیات کو آپ بتاتے ہیں حق توحید اور سنت کو بیان کرنے کے لیے اور آپ کے سامنے جو بیٹھا ہے جو ہندو ہے یا جو کرسچن ہے یا کوئی اور غیر مسلم ہے وہ آپ کی بات کو قبول نہیں کر رہا بلکہ مذاق اُڑا رہا ہے مزید بیان کرو گے دلائل؟ نہیں! کیونکہ وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتا وہ ان آیات کو اپنے غلط مقصد کے لیے استعمال کر کے مذاق اُڑا رہا ہے اور آپ سیریس (Serious) ہو کر پھر بتا رہے ہیں، پھر ایک آیت پھر وہ مذاق اُڑا کر ردّ کر دیتا ہے ہنستا بھی ہے، پھر آپ ایک آیت بیان کرتے ہو پھر وہ ہنستے ہوئے اُسے یوں ہی پیچھے پھینک دیتا ہے (نعوذ باللہ)، یہ بندہ حق نہیں چاہتا!

جدال کس کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ ﴿بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل:125)۔ اُحسن کیا ہوتا ہے یہ اُحسن ہے؟!

جدال کیا جاتا ہے جو حق کو سمجھنا چاہے آپ حق سمجھاتے ہیں وہ قرآن مجید کی آیات کی قدر بھی کرتا ہے اگرچہ غیر مسلم ہے لیکن اللہ کا کلام ہے وہ مانے نہ مانے الگ بات ہے مذاق نہیں اُڑاتا وہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے وہ سیریس (Serious) ہے وہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے غلطی نکال سکتا ہے کیونکہ اُس کو پتہ نہیں ہے۔

غلطی نکالنا اس وقت کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہے اُس کو عربی بھی صحیح نہیں آتی، ایک عربی بھی نہیں جانتا ہے قرآن کی باریک بینی تدبّر فصاحت اور بلاغت کو نہیں جانتا وہ تو کچھ کہتا ہے کہ اچھا یہ کیوں ہے؟ یہ مقدم اور مؤخر کیوں ہے؟ اس میں یہ غلطی کیوں ہے؟ یہ مذاق اُڑانا نہیں ہے یہ بحث و مباحثہ ہے افہام و تفہیم ہے۔ یہ کب بات چلی جاتی ہے مذاق کی طرف انکار کی طرف کفر کی طرف؟ جب سامنے والا ہٹ دھرم ہو اور وہ صرف مذاق اُڑاتا ہے قبول نہیں کرتا، جو حق قبول نہیں کرنا چاہتا تو زور زبردستی کرنا ہمارا کام نہیں ہے ٹھونسنا ہمارا کام نہیں ہے! خاموش ہو جاؤ اُٹھ کر چلے جاؤ۔

کیا ہم ہار مان جائیں؟ یہ کس نے کہا ہے کہ اس میں ہار ہے؟! کیا جیت اس میں ہوتی ہے (نعوذ باللہ) کہ قرآن مجید کی آیات کا مذاق اُڑایا جائے اور ہم بیٹھے رہیں سینہ تان کر اور پھر اور آیت بیان کریں؟! پھر جیت ہوتی کیا ہے؟ ٹھونسنا زبردستی کسی اور پر کرنا یہ جیت ہوتی ہے کیا؟!

میرے بھائی! ہار جیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ہمارے ذمہ ہار جیت نہیں ہے کہ جیتنا ہے یہ کس نے کہا ہے؟!

دعوت اور تبلیغ میں جیتنے کا کہیں ذکر ہے کہ دعوت کرواور جیت کر آؤ؟! کہیں پر ہے بتائیں ذرا؟! کہیں پر نہیں ہے۔

کامیابی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کون قبول کرتا ہے نہیں کرتا ہے رزلٹ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ہم سے رزلٹ کا مطالبہ کسی نے نہیں کیا کہ دعوت دواور رزلٹ اتنا ہونا چاہیے، اتنی پر سنٹیج (Percentage) اگر نہیں ہے تو پھر تم کامیاب نہیں ہواور اتنی پر سنٹیج (Percentage) ہے پھر تم کامیاب ہو! کتنے مسلمان ہوئے ہیں تمہارے ہاتھوں کامیاب ہو، کتنے نہیں ہوئے تو تم کامیاب نہیں ہو!

اتنے مسلمان ہوئے ہیں سو، دوسو، چار سو، ہزار، دس ہزار یہ کہاں پر ہے؟! کوئی ہوتا ہے تو اچھی بات ہے یہ کوئی معیار نہیں ہے لیکن اصل بات جو ہے اہل کفر، نہیں مانتے یہ بات سمجھ میں آئی، نہیں مانتے تو زور زبردستی نہیں کرنی۔

اہل بدعت جو قرآن کو مانتے بھی ہیں کیا وہ مذاق اُڑا سکتے ہیں؟ عجب بات دیکھیں آپ کہ وہ اہل بدعت جو قرآن مجید کے صحیح مفہوم کو چھوڑ کر غلط مفہوم بیان کرتے ہیں اور اس پر ڈٹے رہتے ہیں انکار ہے کہ نہیں؟!

(۱) کفر کا مطلب ہے انکار کرنا اس آیت کا انکار کر دیا ہے یہ نہیں کہہ رہے کہ وہ کافر ہیں وہ مفہوم ایسے اُن کو سمجھایا گیا ہے صحیح معنی کا انکار کر دیا ہے اور غلط معنی کو اپنا لیا ہے بڑے خطرے میں ہیں!

(۲) اور پھر کچھ لوگ مذاق بھی اڑاتے ہیں (نعوذ باللہ) انجانے میں بحث میں آکر جیسے میں نے کہا ہے "اللہ عرش پر مستوی ہے"؛ سمت لازم آتی ہے کیسے مستوی ہے؟ لوگ تو سواری پر مستوی ہو جاتے ہیں "الإستواء على الدابة" عربی میں کہتے ہیں کیا (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ عرش پر ایسے بیٹھا ہے جیسے سواری پر بیٹھتے ہیں؟ یہ کیا ہے پتہ ہے استہزاء ہے کہ نہیں؟! یہ مذاق اُڑانا ہے یہ خطرناک ہے یہ بات کفر تک چلی جاتی ہے!

ایک تو عقیدہ ویسے کفریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے پھر اس کو ثابت کرنے کے لیے صحیح آیت کا غلط مفہوم لے کر اور پھر اس طریقے سے جواب میں مذاق اُڑانے کی حد تک وہاں تک چلا جائے تو یہ ﴿ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ﴾ (النور:40) ہے (نعوذ باللہ)؛ اس سے بچنا ہے۔

بدعت کا پتہ ہے کیا مطلب ہے؟ بغیر دلیل کے عمل کرنا شریعت کا کوئی بھی۔ بغیر دلیل کے عمل کرنا ہے جب دلیل نہیں ہے تو بدعت ہے اب اس کو ثابت کرنے کے لیے جو بھی نصوص کا سہارا لیتے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ اسی میں شامل ہے اس لیے بدعت ہے۔

اچھا پھر جب آپ ردّ کرتے ہیں بدعتی کا، کہ یہ دلیل یہاں پر فٹ نہیں ہوتی اور وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتا ہے تو مت ان سے بحث ومباحثہ کریں ، جب بات ہٹ دھرمی تک آجاتی ہے اور آپ مزید نصوص پیش کرتے ہیں قرآن کی آیات وہ پھر ردّ کرتا ہے مطلب وہ قبول نہیں کرنا چاہتا ہے تو اب اُس نے دروازہ بند کر دیا ہے اپنا! آپ نے حجت قائم کر دی ہے وہ جانے اُس کا کام جانے آپ مزید بحث نہ کریں کیونکہ اب مرحلہ کون سا پہنچ گیا ہے؟ مذاق اُڑانے کا رد کرنے کا یہ خطرناک مسئلہ ہے! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مجلس میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے ہم نہیں بیٹھ سکتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے منافقین کی اگلی نشانی:

﴿الَّذِيۡنَ يَتَرَبَّصُوۡنَ بِكُمۡ﴾ (النساء:141)

((جو لوگ انتظار کرتے رہتے ہیں تمہارا (تمہیں تکتے رہتے ہیں انتظار کرتے رہتے ہیں))

کس چیز کا؟

﴿فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ﴾: اگر تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح ہو تمہیں فتح نصیب ہو جائے غلبہ تمہیں مل گیا ہے ﴿قَالُوْٓا﴾: منافقین کہتے ہیں ﴿اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ﴾: کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟!

یعنی ہمارا بھی مال غنیمت میں حصہ ہے نا؟! ہم بھی تمہارے ساتھ تھے اس جنگ میں ہم فاتح ہو گئے اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے فتح حاصل کر لی ہے تو اس فتح میں ہمارا بھی حصہ ہے جبکہ حقیقت میں کیا تھے؟ منافق ہے کافر ہے لیکن ظاہر اً وہ انتظار میں رہتے کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے (مسلمانوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور صحابہ کے ساتھ اہل ایمان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے)، دو راستے ہیں یا تو غالب یا مغلوب یا فتح ہو گی غالب آئیں گے یا مغلوب ہو جائیں گے یہی دو راستے ہیں نا تو دونوں کا ذکر اللہ نے بڑے پیارے انداز میں فرمایا ہے:

(۱) پہلا ذکر کیا ہے؟ اگر آپ غالب ہو جائیں لفظ ﴿فَتْحٌ﴾ کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تمہیں غلبہ اور فتح نصیب ہو جائے تم فاتح ہو گئے ہو تو کیا کہیں گے؟ ہم تمہارے ساتھ تھے اس لیے ہمارا بھی اس میں حصہ ہے ہمارا بھی اس میں شیئر (Share) ہے کہ ہم نے بھی تمہارا ساتھ دیا ہم تمہارے ساتھ تھے۔

(۲) دوسری طرف: ﴿وَإِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ﴾: اور اگر کافروں کا کوئی حصہ ہو؛ مطلب کیا ہے فتح کا لفظ کیوں نہیں ہے؟ بات فتح کی ہو رہی ہے نا جب مومن کا ذکر آئے تو فتح کا لفظ ہے جب کافر کا ذکر آئے تو پھر نصیب کا لفظ ہے کافر کبھی فاتح ہو نہیں سکتا!

غالب ہو سکتا ہے وقتی طور پر؟ غالب ہو سکتا ہے غلبہ حاصل کرنا فتح کے جیسا نہیں ہے:

(۱) فتح میں آپ اللہ تعالیٰ کے دین کا نفاذ کرتے ہیں اس زمین کے اوپر۔

(۲) فتح میں کامیابی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور کامیاب لوگ وہ ہیں جو اس فتح سے صحیح فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی شریعت اور دین پر با عمل ہوتے ہیں۔

(۳) جیسے بنجر زمین ہوتی ہے نا اسے آپ سیراب کر کے زرخیز کر دیتے ہیں اس میں جان آجاتی ہے تو ملک فتح صرف در و دیوار کے لیے نہیں کیے جاتے ملک فتح کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے کے لیے توحید اور سنت کے لیے تو یہ فاتح ہوتے ہیں۔

کافر جب غلبہ حاصل کرتا ہے کون سا دین؟! کافر کا دین کیا ہے کوئی دین ہے؟! تو بے دین جب غالب آجاتا ہے وقتی طور پر جب کافر کافر سے دشمنی کرتا ہے آپس میں لڑائی ہوتی ہے جھگڑا ہوتا ہے جنگ ہوتی ہے ایک تو غلبہ ہوتا ہے نا:

﴿غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۲﴾ (الروم: 2)

پر شین کا رومن سے آپس میں جھگڑا ہوا جنگ ہوئی تو روم مغلوب ہو گئے جبکہ رومن کون تھے؟ اہل کتاب میں سے تھے۔ اور پر شین کون تھے؟ اہل کفر میں سے۔

تو یہاں مغلوب ہو گئے لیکن عنقریب غلبہ حاصل کر لیں گے فتح کا لفظ پھر بھی نہیں ہے کیوں؟ کیونکہ کافر کبھی فاتح ہوتا ہی نہیں ہے۔

یہاں پر باریک بینی دیکھیں انداز بیان کی! اچھا کافروں کو کوئی حصہ مل جائے غلبے کا تو کیا کہتے ہیں؟

﴿قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾: تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں آئے تھے اور ہم نے تمہیں بچایا تھا مسلمانوں سے؟

مطلب کیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ منافقین جو ہیں جب جنگ ہوتی ہے نااہل ایمان اہل کفر کی تو منافقین کہاں پر ہوتے ہیں ظاہراً؟ مسلمانوں کے ساتھ، مسلمانوں کے پاس آکر کہتے ہیں کہ خیال رکھنا ان کے پاس یہ بڑی طاقت ہے ان کے پاس یہ بڑا ہتھیار ہے اس کے پاس یہ ہے تو مسلمان کو اہل ایمان کو کیا کرتے ہیں؟ ان کی ہمت میں تھوڑی سی پستی لاتے ہیں ڈراتے ہیں دھمکاتے ہیں یہ کرتے ہیں تاکہ ذرا پاؤں لرز جائیں قدم لرز جائیں اور غلبہ کافر کا ہو جائے تو منافقین سب یہی کرتے ہیں۔

جنگ احد میں کیا کیا تھا؟ یہی کیا تھا منافقین نے کہ تین سو لوگ جو ہیں وہ چلے گئے تھے نا پیچھے اس کا اثر کیا ہوا کیا باقی جو سات سو تھے ان کے قدم ڈگمگائے کوئی یا مزید ہمت آئی؟ مزید ہمت آئی۔

تو فرق نہیں پڑتا اہل ایمان کو یہ خود اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور خود اپنی ذلت کا راستہ تیار کرتے ہیں! (نعوذ باللہ)۔

تو کیا کہتے ہیں کافروں کو؟ اب کافروں کا غلبہ آگیا وقتی طور پر اُن کے پاس چلے جائیں دیکھیں تمہارے اوپر کیسے غلبہ تھا؟ کہ تمہارے غلبے میں ہمارا بھی بنیادی حصہ تم سے بھی زیادہ ہے تم اگر غالب ہوئے ہو اہل ایمان پر تو اصل کمال تو ہمارا ہے اصل تو ہم تھے جو ان لوگوں کو ڈرایا ہے دھمکایا ہے تمہارا ساتھ بھی دیا ہے۔ کیونکہ جنگ ہمیشہ بہادری سے اور ایمان سے اور دل کی جیسے بہادری ہوتی ہے اس سے ہوتی ہے اگر انسان کے دل سے ڈر پیدا ہو جائے دل میں ڈر پیدا ہو جائے تو قدم لرز جاتے ہیں اور دشمن جو ہے وہ غالب ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے اس لیے فرمایا ہے:

﴿قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ﴾: کہ تمہارے اوپر ہمارا استحوا تھا غلبہ تھا۔

کیسے غلبہ تھا کیا غلبہ تھا کافروں پر؟ اصل غلبہ کیا تھا؟ کہ ہم نے تمہارا راستہ ہموار کیا اس غلبے کے لیے جو تم نے حاصل کیا تو اصل اس غلبے میں ہمارا تم سے زیادہ حق ہے یہ کہنا چاہتے ہیں، ﴿وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾: ہم نے اصل روکا ہے مومنوں کو جو تمہیں نقصان وہ پہنچا سکتے تھے وہ نہیں پہنچا سکے کیونکہ ہمارا اس میں بڑا کردار ہے۔

﴿فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾: پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔

اچھا پھر اعلان دیکھیں: ﴿وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝۱۴۱﴾: کمال ہے واللہ! ﴿وَلَنْ﴾: لَن جو ہوتا ہے لفظ حرف جو ہے یہ مستقبل میں نفی ہے کہ کبھی ہو نہیں سکتا! دنیا میں یہ کبھی ہو نہیں سکتا کیا؟ ﴿وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝۱۴۱﴾: اور ہرگز نہ دے گا اللہ تعالیٰ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ یا کوئی راستہ یا کوئی غلبہ۔

ہمیشہ کے لیے غلبہ کبھی کافروں کا ہو نہیں سکتا، وقتی طور پر کافر آئے گا جب مسلمان خود پست ہوں گے ایمان کی کمزوری ہو گی، یا ایمان میں اگر کامل ہیں تو آزمائش کے لیے وقتی طور پر کافر کا غلبہ ہو گا پھر ختم ہو جائے گا فتح مسلمانوں کی اہل ایمان کی ہو گی، فاتح ہمیشہ اہل ایمان ہوتے ہیں لیکن بشرطیکہ اس کے ساتھ ایمان ہے تو فتح ہے ایمان میں کمزوری ہے تو پھر فتح بھول جائیں آپ فتح ممکن نہیں ہے!

قیامت کی نشانیوں میں سے کیا نشانی ہے؟ کہ کافر اُمتیں جو ہیں ساری کیسے ٹوٹ پڑیں گی؟ جیسا کہ کھانے کے برتن پر شدید بھوکے لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں!

شدید بھوکے! شدید بھوک لگے نا دیکھیں جب شدید بھوک لگتی ہے تو کھانے پر کیسے لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جو یہ کافر ہیں سارے نا دشمن تمہارے تمہارے اوپر ٹوٹ پڑیں گے ایسے جیسا کہ شدید بھوکے لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں"۔ تو صحابہ کرام عرض کرتے ہیں کہ کیا قلت تعداد ہو گی ہماری؟ کیا کم لوگ ہوں گے ہم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: نہیں، تم بہت زیادہ ہو گے لیکن "غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ"۔ دیکھا ہے کبھی پانی کا جو دریا ہوتا ہے جو اس میں چلتے ہوئے پانی کی جھاگ ہوتی ہے "كَغُثَاءِ السَّيْلِ" جھاگ کی کوئی ہے قدر و قیمت؟! نہیں!

کیا مسلمان کبھی اس حد تک پہنچ سکتا ہے کہ جھاگ کی شکل اختیار کر لے؟! کبھی سوچا ہے کہ کبھی ایسا وقت آئے گا مسلمانوں پر؟!

یہ بات کب ہو رہی ہے؟ اُس عزت کے زمانے میں فتح کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام سے مخاطب ہیں کہ ایسا وقت آنے والا ہے امت پر! اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے وقت آیا ہے کہ نہیں وہ؟! آج دیکھیں مسلمان کیسے ذلیل ہیں!

وجہ کیا ہے؟ "غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ":

(۱) اسلام کا نام ہے ایمان کمزور ہے (۲) آپ جھوٹ دیکھیں فریب دیکھیں دھوکا دیکھیں

(۳) سود خوری دیکھیں، حرام خوری دیکھیں، زناکاری دیکھیں (۴) غیبت، چغل خوری، کینہ

(۵) والدین کے ساتھ بدسلوکی، رشتے کو توڑنا (۶) شرک بدعات خرافات عروج پر

ہم نے وہ کون سی نافرمانی ہے جو ابھی تک نہیں کی ہے یا چھوڑ دی ہے! (نعوذ باللہ، إلَّا من رحم الله سبحانه وتعالیٰ)، اور دعویدار ہیں کہ یہ ملک ہمیں فتح کرنا ہے وہ ملک فتح کرنا ہے، ہمارے پاس یہ طاقت ہے یہ پیٹرول ہے یہ ریال ہیں یہ روپیہ ہے وہ ڈالر ہے۔

کیا کرے گا یہ کیا کام آئے گا یہ جب جھاگ ہے سمندر کی جھاگ کی مانند یا دریا کی جھاگ کی مانند؟!

جب سیلاب آتا ہے نا اُس میں گندگی بھی ہوتی ہے جھاگ بھی ہوتی ہے ناکارہ چیزیں ہوتی ہیں: "كَغُثَاءِ السَّيْلِ": جب یہ مسلمان ہے نا اس کی پہچان اس کا ایمان اس کا دین ہے جب دین کمزور پڑ جاتا ہے تو اس کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی پھر "غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ" ہے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ کارآمد ہونے کے لیے ایمان کی طرف واپس پلٹنا پڑے گا توحید اور سنت اور منہج السلف کی طرف واپس آنا پڑے گا ایمان کو مضبوط کرنا پڑے گا، اللہ تعالیٰ کی قسم! کامیابی قدم چومے گی؛ اگر نہیں تو بھول جائیں ناممکن ہے!

"حکمران یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں!":

حکمران بھی ہمارے حصے میں سے ہیں اسی معاشرے کی پیداوار ہیں کوئی آسمان سے نازل نہیں ہوئے نہ زمین سے نکلے ہوئے کوئی پودے ہیں، نہیں! اسی معاشرے میں رہنے والے ہیں۔ معاشرہ کرپٹ حکمران کرپٹ!

معاشرہ اگر نیکو کار ہے اور متقی وپرہیز گار ہے تو حکمران یہیں سے آئیں گے نا؟! کیسے ممکن ہے کہ پورا معاشرہ کرپٹ ہو اور کہتے ہیں کہ حکمران کو پاکدامن ہونا چاہیے نیک ہونا چاہیے متقی وپرہیز گار ہونا چاہیے؟! کیا خوابوں میں دیکھا ہے؟! خوابوں میں ممکن ہے نا حقیقت میں کہاں ہے؟! سسٹم پورا کرپٹ ہے: اسکول میں جائیں کرپشن! بازار میں جائیں کرپشن! یہاں تک کہ جو دینی مدارس ہیں وہاں پر کرپشن دیکھیں آپ بدعات خرافات کرپشن ہیں کہ نہیں دین میں؟! بچہ ابھی آنکھیں کھولتا ہے کرپشن ہے، بڑا ہوتا ہے اسی کرپشن میں!

میں صرف رشوت کی بات نہیں کر رہا میں صرف لوٹ مار کی بات نہیں کر رہا یہ بھی کرپشن کا حصہ ہے لیکن اس سے بڑھ کر جو دین میں کرپشن ہو رہی ہے جو غلط بیانی ہو رہی ہے جو یہ غلط مناہج پڑھائے جا رہے ہیں یہ بڑے خطرناک ہیں واللہ! ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا گیا ہے سب سے بڑا وار ہمارے ایمان پر کیا ہے!

قرآن مجید کو دیکھ لیں آپ ہر گھر کی زیب وزینت قرآن مجید ہے سب سے بلند جگہ پر رکھا ہے اور دس کپڑوں میں اس کو بند کر کے رکھا ہوا ہے پڑھتے ہیں تو حفظ کرنے کے لیے پڑھتے ہیں یا اجر کمانے کے لیے پڑھتے ہیں عمل کرتے ہیں قرآن مجید پر؟!

اللہ کی قسم! یہ مسلمان قرآن مجید پر صحیح عمل کرنے والا بن جائے کامیابی قدم چومے گی۔

صحابہ کرام نے کس چیز پر عمل کیا ہے؟ مکہ کے صحرا میں رہنے والے پتھر دل لوگ تھے، ایسا بدترین وہ خطہ تھا اس زمین کے اوپر کہ کسریٰ نے خود گواہی دی (کسریٰ کافر جو ہے پرشین (Persian)) اُس نے کہا کہ ہم نے تمہاری جگہ کو دیکھا نہیں تھا کہ جانوروں کی طرح تم لوگ رہتے تھے تمہاری زندگی کیا تھی؟! ہم جانور سمجھتے تھے تمہیں تمہاری حیثیت کیا تھی آج تم یہاں پر آئے ہو ہمارے ملک پر وار کرنے کے لیے جنگ کرنے کے لیے؟! دیکھیں کیسے جا کر للکارا اُن بدوؤں نے جو بدو تھے جن کو یہ بندہ بادشاہ کہتا ہے کہ ہم تمہیں جانور سمجھتے تھے کیونکہ کیا تھا؟ قتل وغارت تھی اور کیا تھا! اونٹوں کی ریس ہو گئی آپس میں ایک قبیلے کا اونٹ جیت گیا دوسرے قبیلے نے جنگ کر دی لڑائی ہو گئی تو صدیوں تک قتل وغارت ہوتی تھی ایک ریس کی وجہ سے!

یہ اُن کی زندگی تھی کچھ پتہ نہیں تھا وحی کا نور نازل ہوا اُس خطے میں یہی لوگ تھے اسی نور کو اپنایا ہے نصب العین بنایا ہے اپنی زندگی کا بنیادی حصہ بنایا ہے عمل کیا ہے قرآن اور سنت ہے کہاں پہنچے ہیں؟ اپنے وقت کے سب سے بڑے بادشاہ کو جا کر للکارا اور ہجرت کے چودھویں سال میں یا پندرہویں سال میں نہ پرشین امپرر (Persian Emperor) رہی باقی اور نہ ہی رومن امپرر (Roman Emperor) رہی! سب ختم چودہ سال میں! یعنی اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے تیئس سال اور چودہ سال اور کتنے سال بنتے ہیں؟ یعنی وحی کے نازل ہونے کے تیس (30) سال کے بعد پرشین امپرر (Persian Emperor) ہزار سال پُرانی تھی اسلام سے پہلے ہزار سال ہو چکے تھے، اور رومن امپرر (Roman Emperor) کو چھ سو سال ہو گئے تھے اسلام سے پہلے اتنی بڑی سلطنتیں یوں دھم جا کر گریں مٹ گئیں روئے زمین سے کوئی اثر باقی نہ رہا!

اسلام کی طاقت قرآن کی طاقت اتباع سنت کی طاقت وہ بھی ہمارے جیسے لوگ تھے اور کیا تھے وہ صحابہ کرام کون تھے؟! لیکن جب اس قرآن مجید کو اپنایا ہے اور عمل کرنے کا حق ادا کیا ہے کامیاب بھی ہوئے ہیں۔

آج ہم دعویٰ کر رہے ہیں رونے والے ہیں چیخنے والے ہیں چلانے والے ہیں ہمارے پاس اور ہے کیا؟!
اُس کو کوستے ہیں اُس کو کوستے ہیں اُس کو دیکھتے ہیں اُس کو دیکھتے ہیں، کبھی اُس کی طرف نظر ہے کبھی اُس کی طرف نظر ہے کبھی وہ غلط ہے!
کبھی اپنی طرف اشارہ کر کے دیکھو آئینے میں جا کر کہ میں کتنا اچھا مسلمان ہوں اور قرآن مجید پر کتنا صحیح عمل کرنے والا ہوں حق ادا کرنے والا ہوں پھر جا کر کام ہو گا، پھر بدلے کی ہماری اوقات ہمارا وقت اور ہماری جو حالت ہے پھر بدلے گی ایسے کیسے بدلے گی؟! ہماری انگلی اُس طرف ہوتی ہے کہ حکمران ہیں کافر ہیں یہ ہیں وہ ہیں!
اپنے آپ سے شروع کرو، اگر واقعی تمہارے دل میں درد ہے اہل غزہ کے لیے فلسطین کے لیے کشمیر کے لیے اہل اسلام کے لیے جو مستضعفین ہیں جو کمزور ہیں بیچارے ہیں، واقعی تمہارے دل میں درد ہے تو آنسو بہانا چھوڑو سچے پکے متقی مسلمان بن کر دکھاؤ صحیح عقیدہ صحیح منہج، بدعقیدگی کو مٹاؤ۔ سب سے پہلے اگر متقی دیندار بننا چاہتے ہو تو ہماری عزت ہمارے دین میں ہے دیندار بننا چاہتے ہو تو سب سے پہلے جو غلط راستے ہیں جو غلط عقیدہ ہے اُس کو ختم کرو اُس کی جگہ صحیح عقیدہ لے کر آؤ اسے کہتے ہیں "التصفية والتربية"۔ پہلے صاف کرو اس دین کو جس دین پر عمل کرنا ہے پھر اُس سچے پاک صاف دین پر اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کرو میں دیکھتا ہوں کہ کیسے وقت نہیں بدلتا کیسے حالات نہیں بدلتے!
الغرض قاعدہ یہ ہے:
﴿وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝١٤١﴾: کبھی ہو نہیں سکتا! جب تک مومن ہیں ایمان ہیں تو کافر کا غلبہ ہمیشہ ہو نہیں سکتا، ایمان کمزور ہو گیا تو کافر غالب ہو جائے گا۔ کب تک؟ جب تک کہ پھر سے ایمان مضبوط نہیں ہوتا اور کافر مغلوب نہیں ہوتا اصل جنگ ایمان کی اور کفر کی ہے۔ کافر کیوں غالب ہے؟ کیونکہ اُس کا کفر مضبوط ہے۔ مسلمان کیوں مغلوب ہے؟ کیونکہ اُس کا ایمان جو ہے نا کمزور ہے۔
جب ایمان غالب آئے گا ہمارے اس پانچ فٹ قد میں اللہ کی قسم! زمین پر بھی اُس کا اثر ہو گا زمین پر بھی غلبہ ہو گا پانچ فٹ قد میں ہمارا ایمان کہاں ہے ہمارا اسلام کہاں ہے؟!
آج مسلمان کو دیکھ لیں إلّا من رحم الله سبحانه وتعالىٰ اُس کا کردار کیا ہے، اُس کا عقیدہ کیا ہے، اُس کا منہج کیا ہے، اُس کی پریوریٹیز (Priorities) کیا ہیں ترجیحات کیا ہیں پتہ چل جائے گا!
یہ قواعد ہیں دین کے اساسیات اور بنیادی باتیں ہیں اور صرف باتیں کرنے سے کام نہیں بنتا، ہم باتیں کرنے سے ڈاکٹر یا انجینئر نہیں بنتے ہم صرف باتیں کرنے سے کوئی عمل نہیں کرتے! نوکری کوئی ہمیں نہیں دیتا باتیں کرنے سے ہم کام دکھاتے ہیں کام کرتے ہیں حق ادا کرتے ہیں پھر ہمیں جا کر نوکریاں ملتی ہیں ایسے کام کوئی دیتا ہے؟! نہیں دیتا۔
دین میں بھی جب تک صحیح عمل نہیں ہو گا دین غالب نہیں ہو گا۔
اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں یا عزت واپس اپنی چاہتے ہیں جو یہ ہمارے اباؤاجداد کی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام کی عزت تھی اگر وہ واپس چاہتے ہیں تو یہی راستہ ہے کہ عزت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ عزت اُن کو دیتا ہے جو عزت لینے کا حق رکھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ توفیق بھی اُن کو دیتا ہے لیکن ابتداء کہاں سے ہو گی؟ ہمارے اندر سے ہو گی۔

"ہم خود"؛ اپنے گھر سے بیوی سے بچوں سے رشتے داروں سے دوست واحباب سے پڑوسیوں سے معاشرے میں پھر دیکھیں کہ ترقی کیسے ہوتی ہے،اور یہی طریقہ اپنایا تھااللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

شروع میں کتنے تھے؟ بہت کم تعداد تھی آہستہ آہستہ بڑھتے گئے اور دیکھیں پوری دنیا میں آج برصغیر میں بھی لوگ ہندو تھے بُتوں کے پجاری تھے ہمارے اباؤاجداد کون تھے؟! اگر یہ صحابہ خود بڑھ کر قربانیاں نہ دیتے اور وہاں تک نہ پہنچتے یہ پیغام ہمیں نہ پہنچتا تو آج ہم کہاں ہوتے؟! تو اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا ہے ان عظماء کے ذریعے، یہ عظیم لوگ ہیں واللہ! ان کے ذریعے آج ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں الحمد للہ اور ہم بھی اس وقت اس قابل ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں اور اس خیر میں ہم بھی شامل ہو جائیں۔

اصل بات کہ منافقین جو عمل کرتے ہیں اُس کے پیچھے ایک راز ہے وہ راز یہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (النساء:142)

(بے شک منافقین جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ﴾)

کیسے؟ ظاہر کچھ کرتے ہیں باطن میں تو کچھ اور ہے اُن کے دل میں تو کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو مانتے نہیں ہیں نا تو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جیسے انسان انسان کو دھوکا دیتا ہے نا کوئی چیز چھپا کر تو وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ دیکھیں ایمان کتنی مضبوط چیز ہے کتنی ایمان کی اہمیت ہے کوئی ربّ کو دھوکا دے سکتا ہے؟! نہیں دے سکتا! کسی بچے سے پوچھیں آپ کہے گا کہ نہیں! مسلمان بچے سے پوچھیں کہتا ہے کہ نہیں نعوذ باللہ کیسے ہو سکتا ہے؟! اللہ تعالیٰ کو دھوکا کون دے سکتا ہے وہ تو آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے دل میں چھپے راز کو بھی جانتا ہے تو دھوکا کیسے دے سکتے ہیں لیکن منافقین کا کیونکہ ایمان ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت ہی نہیں ہے نہ انہوں نے کوشش کی ہے جاننے کی تو وہ دھوکا دینا چاہتے اللہ تعالیٰ کو!

﴿وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾: اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ اُن کو دھوکا دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ دھوکا دیتا ہے؟! اللہ تعالیٰ جواب میں دھوکا دیتا ہے دھوکا دینے کے جواب میں حقیقت میں دھوکا وہ خود اپنے آپ کو دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کو توفیق دے رہا ہے، کرو۔ یعنی وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جب ہم جھوٹا کلمہ پڑھیں گے اللہ تعالیٰ کو پتہ نہیں چلے گا اور ہم اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے کر اپنا مقصد حاصل کر لیں گے، حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے اسی راستے کو اُن کے لیے آسان کر دیا ہے کہ چلو اُس کو یہی سمجھو تم کفر پر رہو اور اسلام کو ظاہر کرتے رہو تمہارا انجام کافروں سے بھی بدتر ہو گا دھوکا ہے کہ نہیں؟

اب دھوکے میں کون ہے اللہ تعالیٰ ہے کہ وہ ہیں حقیقت میں؟ وہ ہیں۔

جس چیز سے بچنا چاہتے تھے بچے یا اُس سے زیادہ خطرناک گڑھے میں جا کر گرے﴿فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء:145) جیسے کہ آگے ذکر آئے گا؟!﴿وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾۔

﴿وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى﴾: ایک اور صفت بدترین صفات میں سے منافقین کی، اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سُستی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں:﴿قَامُوْا كُسَالٰى﴾۔

سب سے بھاری نماز منافقین پر عشاء کی نماز ہے اور فجر کی نماز ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

﴿قَامُوْا كُسَالٰى﴾:"جسم، کسل"؛ سستی کاہلی جسم سے ہوتی ہے نا جسم کس کا تابع ہے دل کا تابع ہوتا ہے نا؟! تو دل میں کوئی خرابی ہے کہ نہیں ہے اس لیے آگے کیا فرمایا؟

﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ﴾: ریاکاری آنکھ سے ہوتی ہے ناک سے ہوتی ہے کانوں سے ہاتھوں سے پاؤں سے ریاکاری کہاں سے ہوتی ہے؟ ریاکاری کی اصل جگہ کون سی ہے؟ دل ہوتی ہے نا!

اخلاص کے منافی کیا ہے؟"الریاء" اخلاص کے منافی ہے نا اخلاص دل سے ہوتا ہے کہ نہیں؟!

اس لیے دل کا ذکر بھی کیا کہ اصل خرابی جسم میں نہیں ہے یہ سستی کاہلی کیوں ہے؟ کیونکہ دل میں اصل خرابی ہے۔

﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ﴾: دل میں یقین نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں ہے۔

جب دل میں صحیح اخلاص نہ ہو اور ریاکاری ہو لوگوں کو دکھانے کے لیے ہو تو جسم ساتھ نہیں دیتا اور خصوصی طور پر سونے کے وقت میں فجر کے وقت اور عشاء کے وقت میں! اس لیے منافقین کی نشانی بن گئی تھی۔

دیکھیں منافقین دھوکا دینے والے ہیں نا تو کون اپنا آرام چھوڑے گا دھوکا دینے کے لیے کوئی نہیں کرے گا نا؟! اس لیے یہاں پر پکڑے گئے!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافقین کی نشانیوں میں سے کہ فجر اور عشاء کی نماز نہیں پڑھیں گے۔

تو صحابہ کرام خصوصی طور بیمار بھی ہوتے نا فجر کی نماز نہیں چھوڑتے تھے کیوں؟ تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ منافقین میں سے ہے (سبحان اللہ) یہاں تک کہ اگر بیمار ہوتے تو دو صحابی سہارا دے کر اسے مسجد تک لے کر جاتے تب بھی نماز نہ چھوڑتے، ایک تو ایمان کی مضبوطی ہے پھر کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں کہ منافقین کی نشانیوں میں سے ہے فجر کی نماز نہ پڑھنا باجماعت اور میں گھر میں سوتا رہوں اگر بیمار ہوں تب بھی؟ نہیں!

وہ ہمارے جوان بیٹے پیارے بھائی جو باجماعت نماز نہیں پڑھتے، اگر عذر شرعی ہے تو اس کی بات نہیں کر رہا میں عذر شرعی ہے تو ہے بیمار ہے مسافر ہے یا کوئی ایمرجنسی ہے ایک ضروری میٹنگ آگئی ہے باجماعت نہیں پڑھ سکے مسجد میں بعد میں جماعت کر لی مصلیٰ میں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن گھر میں بیٹھے ہیں یا کسی کام کو کر رہے ہیں آذان سنی ہے کام کو جاری رکھا ہے باجماعت نماز نہیں پڑھی ہے یہ ایمان کا تقاضہ نہیں ہے!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اسی حدیث میں جس حدیث میں یہ ذکر ہے فجر کی اور عشاء کی نماز میں "میرا دل کرتا ہے کہ میں کسی کو امام بناؤں تاکہ صحابہ کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہاتھ میں آگ کی مشعل لے کر جاؤں اور چند ساتھی لے کر جاؤں اور اُن لوگوں کے گھروں کو جا کر جلادوں جو باجماعت نماز نہیں پڑھتے، اگر گھروں میں عورتیں نہ ہوتیں بچے نہ ہوتے تو میں گھروں کو جلا دیتا"۔

صحیح بخاری کی روایت ہے صحیح حدیث ہے کیا مطلب ہے کبھی سوچا ہے؟!

جو گھر میں نماز پڑھتے ہیں بغیر عذر شرعی کے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہیں جو بہت زیادہ شفقت اور رحم کرنے والے ہیں اپنے امتیوں پر فرماتے ہیں: "میرا دل کرتا ہے کہ ان کے گھروں کو جلادوں جو بغیر عذر شرعی کے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں"۔

نماز پڑھتے ہیں یہ نہیں کہ نہیں پڑھتے ہیں!

جو نہیں پڑھتے کیا حشر ہو گا تو وہ جانیں جو پڑھتے ہیں لیکن باجماعت نہیں پڑھتے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا دل کرتا ہے میں اُن کے گھروں کو جاکر جلا دوں اور جن پر نماز فرض نہیں ہے عورتیں اور بچے اگر وہ گھروں میں نہ ہوں تو گھروں کو جلا دیتا میں۔

لیکن گھروں کو کیوں نہیں جلایا؟ کیونکہ عورتیں اور بچے ہیں جن پر نماز باجماعت فرض ہی نہیں ہے تو اُن کو کیوں سزا دی جائے! اگر نہ ہوتے تو جلا دیتا مطلب گھروں کو یا گھر والوں کو بھی جو نماز نہیں پڑھتے؟! عجب بات دیکھیں کتنی خطرناک بات ہے!

بعض سمجھتے ہیں کہ چلو گھروں میں نہیں ہیں نا گھر سے نکل گئے تو گھروں کو جلانا ہے، نہیں! گھروں کو نہیں جلانا ہے صرف در و دیوار کو جلا کر کیا ملنا ہے؟! جو گھر میں رہتا ہے یہ مرد مسلمان جو بغیر عذر شرعی کے گھر میں نماز پڑھتا ہے اس کو جلانے کی بات ہو رہی ہے! (إنا لله وإنا إليه راجعون)۔

بہت بڑی مصیبت ہے واللہ! کیوں؟ کیونکہ جہنم کی آگ اس آگ سے زیادہ خطرناک ہے اور زیادہ تکلیف دہ ہے، دردناک عذاب ہے جہنم کا!

سخت وعید ہے تارک الصلاۃ کے لیے جو باجماعت نماز کو ترک کرتا ہے! یہ نہیں کہ تارک الصلاۃ جو ہمیشہ چھوڑ دیتا ہے وہ تو کافر ہے لیکن یہ جو باجماعت نماز نہیں پڑھتا اُس کے لیے بات ہو رہی ہے۔

﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ﴾: ریاکاری کی وجہ سے جسم نے کام نہیں کیا جسم سستی کاہلی کا شکار ہو گیا اصل خرابی دل میں ہے ریاکاری کی وجہ سے۔

ایمان ہی نہیں ہے نا تو ریاکاری تو ویسے ہی ہو جائے گی اب لوگوں کو دکھاوا ہی ہے نا!

منافق کی زندگی ساری دکھاوا ہے نا تو نماز کا کہاں سے حق ادا ہو سکتا ہے جب ایمان ہی نہیں ہے لیکن کچھ ایسے مسلمان ہیں جو نفاق اکبر کا شکار نہیں ہیں نفاق اصغر کا شکار ضرور ہیں، دل میں ایمان ہے اسلام ہے لیکن کمزور ایمان ہے دکھاوے کے لیے کچھ عبادات کر لیتے ہیں یہ کفر اصغر ہے یہ شرک اصغر ہے اکبر نہیں ہے: ﴿يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ﴾۔

﴿وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ١٤٢﴾: جسم کا ذکر ہے (سستی کاہلی) دل کا ذکر ہے (ریاکاری) کیا بچا؟ زبان، کمال دیکھیں!

﴿وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ١٤٢﴾: زبان بھی ساتھ دے گی کیا؟ نہیں دے گی نا! ذکر بھی کریں گے نماز میں پڑھیں گے بہت کم ذکر کریں گے۔

مقصد ذکر ہے ہی نہیں اصل میں! نماز مقصد پڑھنا ہے ہی نہیں! نماز تو دکھاوے کے لیے ہے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ مسلمان ہیں تو ہم بھی گزارہ کر رہے ہیں نماز تو ہم نے بھی پڑھ لی ہے لیکن ذکر ہوتا ہے نماز میں؟!

نماز میں ذکر ہوتا ہے: تکبیر ہے، حمد و ثناء ہے، سورۃ الفاتحہ ہے، پھر سورۃ ہے، پھر رکوع ہے، پھر رفع رکوع ہے، پھر سجدہ ہے، پھر تشہد ہے یہ سارا کیا ہے؟ ذکر ہے۔

لیکن بہت کم ذکر کرتے ہیں! اور نفاق کی علامت میں سے یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے بڑی خطرناک حدیث ہے کہ کوئی شخص عصر کی نماز کے بعد انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج " بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ "غروب ہونے کے وقت میں آتا ہے تو اُٹھ کر نقر کردیتا ہے (جیسا کہ کوا چونچ مارتا ہے نا اسی طریقے سے) جلدی سے پڑھ لیتا ہے اللہ کا ذکر صحیح طریقے سے نہیں کرتا۔

قلیل ذکر کرتا ہے یہ منافق کی نماز ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

یہ مسلمان کی نماز ہو سکتی ہے جو آخری وقت میں نماز پڑھتے ہیں جلدی جلدی سے ختم کر دیتے ہیں؟!

کئی ایسے جوان دیکھے ہیں میں نے اللہ تعالی ہم سب پر رحم فرمائے کچھ بڑے بھی دیکھے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت دے اُن پر رحم فرمائے واللہ نماز کا حق ادا نہیں ہوتا! ارکان نہیں پورے ہوتے نماز نہیں ہوتی!

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (صحیح بخاری کی روایت ہے) ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے نماز سے فارغ ہو کر کہا کہ اگر تم اسی پر مر جاتے (موت آجائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت کے علاوہ کسی اور ملت پر مر جاتے یہ کیا نماز تم نے پڑھی ہے ایسے نماز پڑھتے ہیں؟!

غلطی کیا تھی؟ اطمینان نہیں ہے۔

اطمینان نماز کی جان ہے نماز کا رکن ہے "خشوع وخضوع اور اطمینان" اطمینان رکن ہے اطمینان نہیں ہے یعنی:

(۱) جب آپ کھڑے ہوتے ہیں تو قیام کا حق ادا کرنا ہے جوڑوں کو اپنی جگہ پر ہونا چاہیے۔

(۲) رکوع میں جاتے ہیں جب تک جوڑ واپس نہیں چلے جاتے رکوع کی حالت میں صحیح رکوع میں آپ سر نہ اُٹھائیں رکوع سے، "اطمینان"۔

اور کم سے کم کیسے اطمینان حاصل ہوتا ہے؟ جب ہم تین مرتبہ کہتے ہیں: " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ "؛ اطمینان ہو گیا ہے۔

(۳) پھر سر اُٹھاتے ہیں: " سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "۔

جب کھڑے ہو جاتے ہیں تو جوڑوں کو واپس آنا چاہیے، کچھ لوگ یوں رکوع میں گئے اور یوں سیدھے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے "اللہ اکبر اللہ اکبر"؛ اور بیچ میں کہاں گیا اللہ اکبر کے بعد؟ کچھ نہیں ہے؛ کوئی نماز نہیں ہے!

﴿وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾﴾: یہ منافقین کی نشانیوں میں سے ہے۔

انداز بیان کا کمال دیکھیں:

1- جسم کا ذکر آیا "سستی کاہلی"۔ کیوں؟

2- پھر اصل بات دل ہے دل میں ریاکاری ہے: ﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ﴾۔

3- پھر زبان کا ذکر ہے: ﴿وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾﴾۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وجہ کیا ہے:

﴿مُّذَبۡذَبِيۡنَ بَيۡنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ ؕ﴾ (النساء:143)

(تذبذب کا شکار ہیں بیچ میں لٹکے ہوئے ہیں نہ ان کی طرف نہ اُن کی طرف)

نہ اہل ایمان کی طرف ہیں نہ اہل کفر کی طرف ہیں بیچ میں لٹکے ہوئے ہیں تذبذب کا شکار ہیں، دیکھیں تین قسم کے لوگ ہیں:

1- کافر ظاہر اور باطن میں (کافر کون ہے؟ ظاہر اور باطن میں کافر ہے)۔

2- مسلمان ظاہر اور باطن میں مومن ہے مسلمان ہے۔

3- منافق اِدھر ہے یا اُدھر ہے؟ ظاہر مومن اور باطن میں کافر ہے۔

اِدھر ہے یا اُدھر ہے کہاں پر ہے؟ بیچ میں لٹکا ہوا ہے نہ اِدھر ہے نہ اُدھر ہے اس لیے فرمایا:

﴿مُّذَبۡذَبِيۡنَ بَيۡنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ ؕ﴾۔

﴿وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ سَبِيۡلًا ﴿۱۴۳﴾﴾: اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اُس کو تم کبھی راہ راست پر نہیں پاؤ گے کوئی راستہ اُس کا نہیں ہے۔ ﴿فَلَنۡ تَجِدَ﴾: ﴿لَنۡ﴾ کیا ہے؟ "مؤبد" ہمیشہ کے لیے۔ جب تک کہ وہ تذبذب کا شکار ہے نہ اہل ایمان کے ساتھ ہے نہ اہل کفر کے ساتھ ہے وہ اسی راستے پر چلنا چاہتا ہے تو اُسے کبھی ہدایت مل نہیں سکتی جب تک کہ وہ توبہ نہیں کرتا:

(۱) کافر ہے توبہ کرتا ہے راہ راست پر آئے گا۔ (۲) ہٹ دھرمی کا شکار ہے نہیں توفیق ہوگی۔

(۳) منافق ہے بدکار ہے نافرمان ہے توبہ کرتا ہے توبہ کی توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

جو اپنے کفر پر معصیت پر مصر ہے اللہ تعالیٰ اُسے توفیق نہیں دیتا اور خصوصی طور پر نفاق جیسی جو بدعقیدگی ہے اور جو کفر ہے جو سب سے بدترین کفر ہے نفاق تو اللہ تعالیٰ کبھی توفیق نہیں دے گا۔

سب سے بڑا جرم جو ہے "الإشراك بالله" اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور منافقین جو ہیں وہ ﴿فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ﴾ ہیں ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں عذاب کے اعتبار سے کیونکہ منافقین ہیں جھوٹا کلمہ توپڑھا ہے نا!

اب ظاہر تو مسلمان ہیں مشرک ہیں وہ؟ نہیں! لیکن عذاب مشرکین سے زیادہ کیوں ہے؟ انہوں نے ایک تو کفر کیا اور کفر سے اوپر بھی کچھ کام کیا نا! دیکھیں کفر تو ہے کافر تو ہیں مشرک کافر تو ہیں کفر تو کیا ہے اب کفر سے بڑھ کر کون سا کام ہے جس کی وجہ سے وہ اگلے درس میں بتاؤں گا میں کہ ﴿فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ﴾ ہیں۔

یہ واجب نوٹ کرلیں ایک لفظ میں جواب ہے، آپ ذرا ریسرچ کر کے دیکھیں کہ منافق کی سزا ﴿الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ﴾ کیوں ہے، اگلی آیت میں آئے گا ان شاءاللہ؛ منافق تو ہیں لیکن وہ کون سا راز ہے؟ کفر تو ہے ایک اور انہوں نے گھناؤنا کام کیا ہے جو کفر سے زیادہ اُن کو سزا ملی ہے۔

کافر جو ہیں نا وہ منافقین سے اوپر والے درجے میں ہیں جہنم میں؛ سب جہنم میں ہیں تو ایسا کام ان لوگوں نے کیا ہے جو کفر سے بھی زیادہ جرم ہے، جو کفر کے علاوہ ایک اور جرم بھی کیا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم کی تہہ میں ہیں۔

اگلے درس میں ان شاءاللہ یہاں سے شروع کریں گے کہ ایک اور کام بھی کیا ہے وہ پسند نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو اور جو بھی وہ راستہ اختیار کرتا ہے وہ سخت وعید کا حقدار ہوتا ہے! سب اس میں گھوم رہے ہیں ایک خاص لفظ ہے اُس کے لیے کیونکہ دھوکا تو پتہ چلتا ہے کہ دھوکا ہے نا ایک اور خاص لفظ ہے جس میں کچھ اور ہوتا ہے: "حیلہ": انہوں نے حیلہ کیا ہے اور حیلہ کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

آپ کیا کرتے ہیں؟ چور راستے سے کوئی اور کام نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، غلط کام کو صحیح دکھا کر آپ کام کرتے ہیں۔

یہ بیع عینہ سود کھانا ہے براہ راست کھانا جو ہے وہ تو جنگ ہے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سخت وعید ہے لیکن جو اس سے بھی زیادہ حیلہ کر کے سود کھاتے ہیں اِنڈائریکٹ (Indirect) طریقے سے اُس کا زیادہ جرم ہے۔

اور انہوں نے کیا کیا منافقین نے:

(۱) دکھایا کچھ اصل میں کچھ اور تھا تو کفر میں کافر کے ساتھ برابر ہو گئے نا!

(۲) اب حیلہ کر کے جھوٹا کلمہ پڑھ لیا ہے اس لیے ﴿فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ ہیں؛ اب کافر سے زیادہ سزا ملنی چاہیے تھی نا؟!

دیکھیں اللہ تعالیٰ انصاف کرتا ہے کہ کافر تو کافر ہے نا اب ان لوگوں نے کفر سے زیادہ اور کیا کام کیا ہے تاکہ ان کو زیادہ سزا ملے؟ یہ حیلے سے کام کیا ہے کہ اِنڈائریکٹ (Indirect) طریقے سے شو (Show) کچھ اور کیا ہے اور حقیقت میں کافر ہی تھے تو کافر سے زیادہ سزا کے مستحق ہوئے کہ نہیں؟ یہی وجہ ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 29-004: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:139-143) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio